REGD. No. L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✽ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۲۴ — ٹیلیفون ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم سہ شنبہ

۱۲ شوال ۱۳۷۰ھ

شرح چندہ: سالانہ ۲۲ روپے، ششماہی ۱۳، سہ ماہی ۷، ماہوار ۲½، فی پرچہ ۱ ؎

جلد ۳۹/۵ | ۱۷ وفا ۱۳۳۰ ہش | ۱۷ جولائی ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۶۲

اخبار احمدیہ

نخلہ (شہرہ) ربوہ ۱۶ جولائی۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو دائیں گھٹنے اور بائیں پاؤں میں درد نقرس کی تکلیف ہے۔ لیکن یہ تکلیف ابھی خفیف ہے احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

——— سرگودھا ۱۵ جولائی۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے۔ کہ حضور کو درد نقرس کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

تو ہی ہے جس میں کل خوبیاں جمع ہیں۔ تو ہی مردوں کو زندہ کرنے کے لئے مبعوث ہوا ہے۔ تو ہی ہے جس نے آرام اور سکون کو اپنے اوپر حرام کر لیا۔ اور اپنی جان پر خدا کو مقدم کر لیا۔ میں آپ کے نورانی چہرہ میں آفتاب کی شان سے بالاتر اور بہت بڑھ کر شان پاتا ہوں۔ آپ بے وقت اور بے ضرورت نہیں آئے۔ آپ سخت گرم موسم میں بارش کی طرح عین ضرورت پر آئے۔

(ترجمہ از سر الخلافہ)

پاکستان کا ہر شہری بلا لحاظ مذہب و ملت ملک کے دفاع کیلئے ہر ممکن قربانی کرنے کیلئے تیار ہے

خان لیاقت علی کے بیان پر پاکستانی عوام کا ردعمل۔ پنجاب کا ہر فرد اس صورت حال کا مقابلہ کیلئے پہلے سے ہی تیار نظر آیا

کراچی ۱۶ جولائی۔ پاکستانی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع کے متعلق خان لیاقت علی خان نے جو بیان دیا تھا۔ قوم میں اس کا فوری ردعمل ہوا ہے۔ تمام عوامی لیڈروں نے وزیراعظم کی اس بات کو سراہا ہے۔ کہ حکومت حسب سابق پرسکون حوصلے۔ اعتماد اور عزم صمیم کے ساتھ اس صورت حال کے مقابلہ کے لئے تیار ہے ——— آج یہاں مشرقی بنگال کے وزیراعظم مسٹر نورالامین نے کہا۔ مشرقی پاکستان کا ہر فرد پاکستان کے ہر حصہ میں ملک کے خلاف ہر جارحانہ اقدام کے مقابلہ میں ہر قسم کی قربانی کر گذرے گا۔ آپ نے کہا اب تو اقوام متحدہ اور اس کے نمائندہ کو بھی ہندوستان کے جارحانہ ارادوں کا علم ہو گیا ہوگا۔ لیکن اگر اس قسم کی اشتعال انگیزی پر بھی اس نے کوئی فیصلہ کن کارروائی نہ کی تو نہ صرف پاکستان بلکہ تمام آزادی پسند ملک اس پر اعتماد کھو بیٹھیں گے ——— پشاور۔ خان قیوم وزیراعلیٰ سرحد نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ہندوستان کا یہ اقدام اس بات کا واضح اعتراف ہے۔ کہ وہ فوجی طاقت کے بغیر کشمیر پر قبضہ نہیں رکھ سکتا۔ آپ نے کہا۔ کہ اس وقت پاکستان کی فوجوں کا شمار دنیا کی بہترین فوجوں میں ہوتا ہے اور ان کے حوصلے پہلے سے کہیں بلند ہیں ——— پشاور ۱۶ جولائی: آج یہاں قبائلی لیڈروں نے مجموعی طور پر اس عزم کا اظہار کیا۔ کہ تیس لاکھ قبائلی پاکستان کے تحفظ اور جموں و کشمیری بھائیوں کی آزادی کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں ——— کراچی ۱۶ جولائی: سندھ کے وزیراعظم مسٹر کھوڑو نے ایک بیان میں ہندوستان کے اس اقدام کو سلامتی کونسل کی ہدایات کی صریح خلاف ورزی قرار دیا ہے ——— لاہور ۱۶ جولائی۔ پنجاب کے عوام نے ہندوستان کے اس اقدام کو جس ضبط و تحمل سے سنا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ جیسے پہلے ہی سے اس صورت حال کے مقابلہ کے لئے تیار بیٹھے تھے جس سے بھی ذکر کیا گیا اس نے مردانہ وار کہا۔ کہ وہ اپنے ملک کے تحفظ کے لئے ہر شے قربان کر دے گا ——— کراچی ۱۶ جولائی: پارلیمنٹ میں حزب مخالف کے لیڈر مسٹر سریش چندر چٹوپادھیائے نے کہا ہے۔ کہ ہر پاکستانی کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ ہندوستان و پاکستان میں جنگ کی صورت میں حکومت پاکستان کی مدد کرے ——— پاکستان کرسچین لیگ کی کراچی برانچ نے ایسے موقع پر ہر قسم کی جانی و مالی تعاون کی پیشکش کی ہے ——— لاہور ۱۶ جولائی: جماعت اسلامی کے امیر مولانا مودودی نے کہا ہے۔ کہ اگر ہندوستان نے حملہ کر دیا تو پاکستانی عوام مکمل اتحاد کے ساتھ اس کا مقابلہ کریں گے ——— لاہور۔ جناح عوامی مسلم لیگ کے رہنما خان ممدوٹ نے ایک بیان میں اس نازک موقع پر عام اختلافات مٹا کر یکجان ہو کر دشمن کے مقابلے پر ڈٹ جانے کی تلقین کی ہے۔ اور اپنی جماعت کی طرف سے خان لیاقت کو ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا ہے ——— نئی دہلی ——— خان لیاقت کا تار یہاں رات گئے پہنچا۔ جو پنڈت نہرو کو بنگلور بھیج دیا گیا۔ سرکاری طور پر کوئی تبصرہ نہیں ہوا سوائے اس کے کہ ایک ترجمان نے محض اس قدر کہا۔ کہ کشمیر میں مزید کمک محض دفاعی مقاصد کے لئے بھیجی گئی ہے ——— آج یہاں سے برطانوی ہائی کمشنر لندن روانہ ہو گئے۔ آپ وہاں دونوں ملکوں کے تعلقات اور مسئلہ کشمیر پر بات چیت کریں گے۔

حقیقت کو جھٹلانے کی مہمل کوشش!

قاہرہ ۱۶ جولائی۔ مصر کے نوجوانوں کی تنظیم شبان المسلمین کے صدر نے ایک بیان میں ہندوستانی وزارت خارجہ کی ان خبروں کو جھوٹ اور غلط بتایا ہے۔ جن میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ پچھلے دنوں مصر میں یوم کشمیر نہیں منایا گیا تھا۔ آپ نے کہا یہ ایک بین حقیقت کو جھٹلانے کی مہمل کوشش ہے۔ البتہ اتنا ضرور ہے۔ کہ یوم کشمیر کی پہلی خبر میں صرف دو شہروں کا ذکر تھا۔ اور دراصل وہ قاہرہ کے علاوہ کئی دوسرے شہروں میں بھی بڑے جوش و خروش سے منایا گیا۔ اور جلسے منعقد ہوئے انجمن کے چیف آرگنائیزر شیخ عبد الوہاب نے اس یوم کشمیر کی تصویروں وغیرہ کا ایک مجموعہ ارسال کیا ہے۔ اور ایک خط بھیجا ہے۔ جس میں ہندوستانی سفیر کو مطلع کیا گیا ہے۔ کہ مصر مسئلہ کشمیر کے بارے میں ہندوستان کی ہٹ دھرمی پر اظہار تشویش کرتا ہے۔

ایجنڈے کی تیاری میں کامیابی

ٹوکیو ۱۶ جولائی۔ آج کائی سونگ میں چار گھنٹے تک عارضی صلح کی بات چیت کے متعلق ابتدائی گفتگو ہونے کے بعد آج کا اجلاس ملتوی ہو گیا۔ اقوام متحدہ کے نمائندوں نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایجنڈے کی تیاری میں کچھ مزید کامیابی ہوئی ہے۔

بجلی کے ناجائز استعمال پر انتباہ

لاہور ۱۶ جولائی۔ حکومت پنجاب نے ناجائز طریقوں سے بجلی کے کنکشن لگوانے اور برقی قوت کی چوری کرنے والوں کو متنبہ کیا ہے۔ کہ یہ طریقے سنگین کنٹرول آرڈر کی خلاف ورزیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ حکومت نے تاکید کی ہے۔ کہ ایسے کنکشن فی الفور کاٹ دیئے جائیں اور منظور شدہ مقدار سے زائد بجلی خرچ نہ کی جائے۔ اس اعلان میں ایسے ناجائز کنکشن کاٹ دینے کا نوٹس بھی دیا گیا ہے۔ حکومت نے بجلی کے لئے ناجائز استعمال کیلئے علیحدہ عملہ مقرر کیا ہے۔ اور عوام سے تعاون کی اپیل کی ہے۔

ڈاکٹر گراہم مظفر آباد میں

مظفر آباد ۱۶ جولائی۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم آج مظفر آباد پہنچ گئے۔ جونہی آپ پہنچے۔ عوام نے آپ کا پاکستان زندہ باد کے پرجوش نعروں سے استقبال کیا۔ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کا مطالبہ کیا آزاد کشمیر کے ایک دستہ کی سلامی کے بعد آپ کا تعارف نگران اعلیٰ آزاد کشمیر حکومت چوہدری غلام عباس آزاد کشمیر حکومت کرنل علی احمد شاہ اور دوسرے وزراء سے کرایا گیا۔ تعارف کے بعد آپ نے چوہدری غلام عباس سے بات چیت کی۔

شادی اطلاع کے مطابق آپ کل یہاں سے کراچی روانہ ہو جائیں گے۔ مسٹر گوپالا سوامی بھی کراچی جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ وہ جنگ تیاری کے نزدیک خط متارکہ جنگ تک بھی جائیں گے۔

——— طہران ۱۶ جولائی:۔ آج مسٹر ایورل ہیرمن نے ڈاکٹر مصدق سے انہیں صدر امریکہ کا ایک ذاتی پیغام پہنچایا

شاہ بلجیم کی دست برداری

لندن ۱۶ جولائی:۔ آج شام بلجیم کے شاہ لیوپولڈ اپنے بیس سالہ فرزند کے حق میں تخت سے دست بردار ہو گئے۔ اور یوں ان کے اسالہ عہد حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

طہران میں مارشل لاء کا نفاذ

طہران ۱۶ جولائی: حکومت ایران نے تمام انتہا پسند جماعتوں پر پابندی لگا دی ہے۔ یہ اقدام کل کے تصادم کے بعد کیا گیا ہے۔ جو کل نیشنلسٹوں۔ کمیونسٹوں اور ایرانی پولیس کے درمیان ہو گیا۔ اور جس سے ۱۵ افراد ہلاک ہو گئے۔ طہران میں فوری طور پر مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ مارشل لاء کے نفاذ کا فیصلہ رات ایرانی کابینہ کے خصوصی اجلاس میں کیا گیا۔

مسعود احمد ... ایڈیٹر ... روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

خطبہ عید الفطر

اپنے قلوب کی اصلاح کرو تا خدا تعالیٰ ہمارے لئے (اور) عام مسلمانوں کیلئے حقیقی عید کا دن لائے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۶ر جولائی ۱۹۵۱ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

کل غلطی سے

عید کا وقت

ساڑھے نو بجے (صبح) مقرر ہو گیا۔ اور یہ غلطی اس لئے ہوئی کہ میں نے پچھلے تین سال یہ عید کوئٹہ کے مقام پر گزاری ہے۔ کوئٹہ ایک لمبا شہر ہے۔ وہاں دوست کئی کئی میل سے عید کے لئے آتے ہیں پھر فوجی لوگ بھی ہیں۔ ان کا بھی لحاظ رکھ کر عید دیر سے پڑھی جاتی ہے۔ لیکن یہاں گرمی اور آبادی کی وسعت کے لحاظ سے وقت ساڑھے آٹھ ہونا چاہیئے تھا۔ بلکہ اس سے بھی پہلے یہ نماز ادا ہونی چاہیئے۔ اور عید الاضحیہ تو سات بجے ہونی چاہیئے۔ بہرحال ہمارے کارکنوں کو چاہیئے کہ وہ آئندہ اگر مجھ سے عید کا وقت پوچھیں تو مجھے یاد دلایا کریں کہ احباب کی ضرورتوں اور موسم کا لحاظ ضروری ہے:

دوستوں کی ضروریات

اور موسم کا لحاظ رکھتے ہوئے میں خطبہ اختصار کے ساتھ پڑھوں گا۔ اور اس لئے بھی کہ زیادہ لمبا خطبہ سننا آپ لوگوں کے لئے اس وقت ناممکن ہے۔ مشہور ہے کہ نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ یہاں کوئی دو سو عورت لیکچر دے رہی ہے۔ اس شور کی وجہ سے میں خود بھی نہیں سمجھ سکتا۔ کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ کجا یہ کہ آپ لوگ میرے الفاظ سن سکیں۔ آئندہ عورتوں کے لئے یہاں جگہ نہیں بنانی چاہیئے۔ بلکہ دو سو گز پرے ہٹ کر جگہ بنانی چاہیئے۔ تا وہ اگر خود لیکچر دینا چاہیں۔ تو ہمیں ان کی آواز سنائی نہ دے۔ اور اگر وہ ہماری بات سننا چاہیں تو لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سن لیں۔

آج کی تقریب کے لحاظ سے میں دوستوں کو اس بات کی طرف

توجہ دلاتا ہوں

کہ لوگوں کے لئے عید آتی ہے تو وہ ان کے لئے خوشی کی تقریب ہوتی ہے۔ لیکن ہم جن حالات میں سے گزر رہے ہیں۔ عید ہمارے زخموں کو ہرا کرنے کے لئے آتی ہے۔ عید کے معنے لوٹنے کے ہیں۔ اور عید کو عید اس لئے کہتے ہیں۔ کہ یہ دن باربار آئے۔ لیکن آج جو اسلام کا حال ہے۔ آج جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حال ہے۔ آج جو قرآن کریم کی قدر کی جاتی ہے۔ آج جو خدا تعالےٰ کی قدر ہے۔ آج جو دین کی دنیا پر حکومت قائم ہے۔ ہم جو مقدس مرکز سے نکال کر باہر پھینک دیئے گئے ہیں۔ کون بدبخت ہے جو کہے کہ یہ دن باربار آئیں۔ ہم تو یہی کہیں گے کہ ایسے دن اسلام اور احمدیت پر نہ آئیں۔ اسلام اور احمدیت پر

فتح اور کامیابی کے دن

باربار آئیں۔ ان پر غلبہ کے دن باربار آئیں۔ خدا تعالےٰ کے فضلوں اور اس کی برکتوں کے دن باربار آئیں۔ مرکز کی مضبوطی اور اس پر قبضہ کے دن باربار آئیں۔ نیکی۔ تقوےٰ۔ پرہیزگاری اور خدا تعالےٰ کی رضا کے حصول کے دن باربار آئیں۔ جب ایسا ہوگا۔ تو ہمارے لئے حقیقی عید ہوگی:

یہ عید ہمیں یاد دلانے آتی ہے کہ اے بندۂ خدا تم عید منا رہے ہو۔ لیکن تم یہ فکر نہیں کرتے کہ خدا تعالےٰ تمہارے لئے حقیقی عید لائے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خدا تعالےٰ ایسا کر سکتا ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ یہ وقت انسان کی اپنی کوششوں کے نتیجہ میں آتا ہے۔ سو تم اپنے قلوب کی اصلاح کرو۔ اپنے اندر سچائی پیدا کرو۔ دیانت پیدا کرو۔ فتنہ و فساد کو کچل دو۔ تم اپنے ایمان کی فکر کرو۔ تا خدا تعالےٰ ہمارے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے عید کا دن لائے۔ اور پھر اس عید کو ہمیشہ کے لئے قائم رکھے۔

اے خدا! تو اپنے کمزور بندوں کو معاف کر اور انہیں توفیق دے۔ کہ وہ اپنی اصلاح کر سکیں ایسی اصلاح جو تیرے فضل کو کھینچ سکے تا دنیا پر اسلام کی حکومت قائم ہو جائے۔ اور تیرے بندے بھی عید کا منہ دیکھ سکیں۔

اب میں دعا کروں گا

کہ اللہ تعالےٰ ہمارے لئے حقیقی خوشی کا دن لائے۔ اور وہ ہمارے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ اصل چیز یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ہماری کمزوریوں کو دور کرے۔ کہ وہ اس خوشی کے دن کے آنے میں روک بن رہی ہیں۔ آخر خدا تعالےٰ کا فرشتوں سے کیا رشتہ ہے کہ وہ آسمان پر فرشتوں میں رہتا ہے۔ اگر تم فرشتے بن جاؤ۔ تو خدا تعالےٰ اسی طرح زمین پر آ جائے۔ جس طرح وہ آسمان پر ہے:

دوستوں سے معذرت

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ حال وارد رتن باغ لاہور)

میں قریباً دس بارہ دن سے دوستوں کے خطوط کے جواب نہیں دے سکا۔ جس کی وجہ یہ ہوئی کہ رمضان کے آخری ایام میں طبیعت کچھ خراب رہنے لگی۔ (گو باوجود اس کے خدا کے فضل سے روزے پورے کرنے کی توفیق مل گئی) لیکن عید کے بعد تیسرے دن جب میں لاہور آیا۔ تو اچانک درد نقرس کا شدید حملہ ہوا۔ جس کے ساتھ بخار بھی تھا۔ اور گو اب خدا کے فضل سے افاقہ ہے۔ مگر ابھی بستر میں ہوں اور پاؤں اور گھٹنے کے درد کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتا۔ اور بخار کا بھی ابھی تک کچھ بقیہ ہے۔ انشاء اللہ پورا افاقہ ہونے پر دوستوں کے خطوط کا جواب عرض کر سکوں گا۔ وما توفیقی الا باللّٰہ العظیم۔ نیز میں دوستوں کی مخلصانہ دعاؤں کا بھی متمنی ہوں۔ اور ان کے لئے ہمیشہ دعاگو رہتا ہوں اللہ تعالےٰ ہم سب کی دعاؤں کو قبول فرمائے۔ اور نیک مقاصد میں کامیابی عطا کرے۔ آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ حال وارد رتن باغ لاہور

خدام الاحمدیہ لاہور کا کامیاب ٹرپ

لاہور ۵ر جولائی۔ آج مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے شالامار باغ میں ٹرپ منایا۔ جس میں لاہور کے اٹھارہ حلقوں کے خدام و اطفال نے خاصی تعداد میں شرکت کی۔ بعض انصار بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ نماز ظہر تک ورزشی مقابلے ہوتے رہے۔ بعد ازاں دینی علمی اور ذہنی مقابلے ہوئے۔ آخر میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے حلقوں کی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے حلقہ سنت نگر کے کام کو بہترین قرار دیا۔ اور اسے انعامی جھنڈا دیا۔ (معتمد)

چندہ ہر ماہ کی ۲۰ر تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے

رجسٹر روزنامچہ جو نظارت بیت المال کی طرف سے ہر جماعت کو مہیا کیا جاتا ہے۔ اس میں یہ ہدایت درج ہے کہ "ہر ماہ کا چندہ ۲۰ر تاریخ تک ربوہ پہنچ جائے" مگر ایک عرصہ سے عہدہ داران مال اس ہدایت کی طرف کماحقہ توجہ نہیں دے رہے

لہٰذا

بذریعہ اعلان ہذا عہدہ داران مال کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اس ہدایت کی پابندی فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے:

روزنامہ — الفضل — لاہور

۱۷ جولائی ۱۹۵۱ء

نظر و فکر کا اچھوتا پن

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ منکرین انبیاء علیہم السلام میں عقل بھی واجبی ہی ہوتی ہے۔ اسی لئے بار بار اللہ تعالےٰ انکو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔

افلا تعقلون

کاش تم میں عقل ہوتی۔

آج بھی احراریوں کے نفسیاتی مطالعہ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ سکتی ہے۔ ایک مثال ملاحظہ ہو۔ منظور احمد صاحب بھٹی نے جو شائد ابھی عمر کے لحاظ سے بچے ہیں۔ اور اس لئے عقل کے اور بھی کچے ہیں۔ اور شائد اسی لئے انہیں سہ روزہ "آزاد" کے مدیران میں سے بھی نکال دیا گیا ہے۔ اپنے ایک مضمون میں جس کا عنوان ہے "فکر و نظر کا اچھوتا پہلو" اپنے فکر و نظر کے "اچھوتا پن" کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔

> اگر نبوت کا دروازہ کھلا ہے تو پھر ہر ایک کے لئے کھلا ہے (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کی تخصیص کیسی؟ اگر (حضرت) غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) کو نبی مانتے ہو تو اس شخص کو بھی نبی مانو جس نے رسول اکرم (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بعد نبوت کا دعوےٰ کیا ہو۔ خواہ وہ کتنا فاتر العقل اور اخلاق باختہ کیوں نہ ہو۔

(نوٹ۔ اس کے بعد بھٹی صاحب نے اپنے مضمون میں چند لوگوں کا ذکر کیا ہے۔ جنہوں نے بقول آپ کے مسیح موعود علیہ السلام کے بعد نبوت کا دعوےٰ کیا ہے)

دیکھا بھٹی صاحب کتنی نزدیک کی کوڑی لانا چاہتے ہیں۔ اگر اجرائے نبوت کی صورت میں ہر فاتر العقل اور اخلاق باختہ مدعی کو نبی ماننا لازم آجاتا ہے۔ تو پھر تو ہر احراری شیخ اکبر محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ سے لے کر حضرت مولانا قاسم نانوتوی دیوبندی تک کی توجیہہ کے مطابق کہ بعد ختمی مآب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی غیر تشریعی امتی نبی آسکتا ہے دعوےٰ کرکے نبی بن سکتا ہے۔ اسے "آزاد" میں ساتھیوں کی آتش نفرت میں جلنے کی ضرورت ہی کیا ہے بھلا؟ اگر ہم اسے بچپن اور کم عقلی نہ کہیں تو اور کیا کہیں ورنہ ایسا شیطانی اصول کہ جب نبوت جاری ہو تو ہر فاتر العقل اور اخلاق باختہ نبی بن سکتا ہے۔ اور اس کو ماننا ضروری ہے۔ سوائے شیطان کے اور کون بنا سکتا ہے۔ کیونکہ اس کے معنے تو یہ ہیں کہ چونکہ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد نبوت جاری رہی۔ اس لئے آپ کے بعد اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک جو عرصہ ہے اس میں ہر فاتر العقل اور اخلاق باختہ دعوائے نبوت کرنے کا مجاز تھا۔ اور اسکو نبی ماننا ہر ایک پر لازم تھا۔ کیا فکر و نظر کا اچھوتا پن ہے؟ بھٹی صاحب ابھی آپ ۔ ۔ ۔ ۔ کھیلا کریں تو اچھا ہے "ویکلم الناس فی المھد" آپ کے بس کی بات نہیں۔ ویسے ہر سچے نبی کی آمد کو بند کرنے والے تو تقریباً ہر پہلے نبی کے بعد ہمیشہ سے ہوتے چلے آئے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام۔ الغرض کس نبی کے بعد ایسے لوگ نہیں ہوئے جنہوں نے نہ کہا کہ

لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا

یا

لن یبعث اللہ احداً

جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد اللہ تعالےٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو مبعوث کرکے کفار کا یہ کفر توڑا۔ اسی طرح وہ ہمیشہ کرتا آیا ہے۔ لیکن ان کفار نے بھی یہ تو کہا کہ اب نبی نہیں آئے گا۔ مگر شائد بھٹی صاحب کی دلیل ان کو نہ سوجھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے زمانے کے کفار احرار سے قدرے کم بے عقل تھے

واضح ہو کہ سچے اور جھوٹے نبی کی پہچان کے لئے خود ساختہ "نبی بند" کا اصول معیار نہیں ہے بلکہ سچے اور جھوٹے نبی کی پہچان کے اللہ تعالےٰ نے کئی ایک نشانات مقرر فرمائے ہیں۔ جو قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوسکتے ہیں۔ ہم ان میں سے صرف اس نشان کا ذکر کردیتے ہیں۔ جس میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ وہ ہر سچے نبی کے ساتھ عدوًّ شیاطین لگا دیتا ہے۔ یعنی عدوًّ شیاطین صرف سچے نبی کے ساتھ لگتے ہیں۔ اسی کی مخالفت کرتے ہیں جھوٹے نبیوں کی مخالفت نہیں کرتے

اب غور فرمائیے جناب بھٹی صاحب نے کئی ایسے لوگوں کا ذکر اپنے مضمون میں فرمایا ہے جنہوں نے بقول آپ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد نبوت کا دعوےٰ کیا۔ مثلاً مولوی یار محمد قادیانی (۲) احمد نور کابلی (۳) عبداللطیف گناچوری (۴) چراغ دین جموی (۵) غلام محمد لاہوری

مگر سوال ہے کہ کیا احراریوں نے ان میں سے کبھی کسی کی مخالفت کی ہے۔ ہرگز نہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ وجہ یہی ہے کہ جھوٹے نبی کی مخالفت پر "عدوًّ شیاطین" کھڑے نہیں ہوتے۔ کیونکہ وہ تو انہی کے بھائی بند ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے یہ کتنا صاف صاف نشان بتایا ہے۔ جس کو ہر احراری اپنے رگ و پے تک میں محسوس کرسکتا ہے۔ اور ہم بھٹی صاحب اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے فکر و نظر کا اچھوتا پن اب چھین لے۔ اور آپ کو معمولی فکر و نظر عطا کرے۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

کیا یہی اسلامی اخلاق ہے؟

سنا ہے کہ گزشتہ ہفتہ کی رات احراریوں نے مودودی صاحب کی تقریر کے دوران میں احمدیوں کے متعلق حسب ذیل سوالات آپ سے پوچھے۔

(۱) آپ احمدیت کی تردید کیوں نہیں کرتے

(۲) آپ کے اخبار ہفت روزہ "جہان نو" کراچی نے احراریوں کی کراچی والی کانفرنس کا مذاق اڑایا ہے۔

مودودی صاحب نے ان سوالات کے جو جوابات دیئے وہ نہایت ہی بزدلانہ اور جذبۂ حق گوئی کے سخت خلاف تھے۔ آپ کو اچھی طرح معلوم تھا کہ یہ سوالات احراریوں کی طرف سے ہیں۔ اور یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ احراریوں نے احمدیت کے خلاف نہایت شر انگیز اور خلاف اسلام و انسانیت رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اگر آپ میں ذرا بھی جذبۂ حق گوئی ہوتا۔ اور ذرا بھی اسلامی اخلاق کا احترام ہوتا۔ تو آپ ضرور احراریوں کے خلاف اسلام و انسانیت رویہ کی مذمت کرتے۔

آپ نے پہلے سوال کا جو جواب دیا وہ ہمارے اپنے لفظوں میں تقریباً یہ تھا کہ

> "جب احراری یہ کام کر رہے ہیں تو ضروری نہیں ہے کہ سب یہی کام کرنے لگ پڑیں البتہ ہماری دعائیں احراریوں کے ساتھ ہیں"

اول تو یہی جھوٹ ہے کہ مودودی صاحب اور آپ کے ترجمان احمدیت کی مخالفت نہیں کرتے۔ آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ خود آپ اور آپ کے ترجمان احراریوں سے بھی بدترین طریقے سے احمدیت کی پوری پوری مخالفت کرتے ہیں۔ احراریوں میں کم سے کم اتنا اخلاق ضرور ہے۔ کہ وہ جو کچھ کرتے ہیں دھڑلے سے کرتے ہیں۔ برملا کرتے ہیں علی الاعلان کرتے ہیں۔ اپنے نام سے کرتے ہیں۔ مگر مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے اکثر افراد احراریوں کے کندھے پر بندوق رکھ کر چلاتے ہیں ہر جگہ جہاں جہاں احراریوں نے شرارتیں کی ہیں مودودی صاحب کی جماعت کے ارکان بھی ان کے ساتھ پورا پورا حصہ لیتے رہے ہیں۔ اپنے پریس میں بھی نہ صرف یہ کہ احراریوں کی شرارتوں کے خلاف کبھی کچھ نہیں لکھا۔ بلکہ کھلم کھلا احراریوں کی پیٹھ ٹھونکی جاتی ہے۔

قارئین کرام کو معلوم ہوگا کہ اوکاڑہ کے معاملہ میں "تسنیم" میں جو مودودی صاحب کا سرکاری آرگن تھا۔ پہلے تو عین احراریوں کی منشاء کے مطابق جھوٹی خبر شائع کردی۔ پھر ذرا اپنی دیانتداری جتانے کے لئے اپنے لائل پوری نامہ نگار کی طرف سے اس کی تردید چھاپ دی۔ اور ابھی دو دن بھی نہیں گزرے تھے۔ کہ پھر اپنے لائل پوری نامہ نگار کی ہی اپنی طرف سے تردید نہایت طمطراق سے جو کھٹے میں شائع کی۔

یہی ایک واقعہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ کہ مودودی صاحب اور ان کے صالحین کا معیار اخلاق کیا ہے؟

ہم مان لیتے ہیں کہ مودودی صاحب اور آپ کی جماعت احمدیت کی مخالف ہے۔ مگر بڑھ چڑھ کر "اقامت دین" کا دعوےٰ کرنے والوں کو پہلے کچھ تو اسلامی اخلاق خود بھی پیدا کرنا چاہیئے اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لا یجرمنکم شنان قوم علیٰ الا تعدلوا اعدلوا

کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے۔ کہ تم اس سے انصاف بھی نہ کرو۔ ضرور انصاف کرو

ہم مودودی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ جو کچھ احراری احمدیوں کے خلاف شر انگیزی تخویف اور ترہیب کر رہے ہیں۔ کیا یہ اسلام میں جائز ہے۔ اگر جائز نہیں ہے۔ تو آپ نے اس موقعہ پر کیوں نہ اس کی مذمت فرمائی۔ بلکہ آپ نے الٹا یہ فرمایا کہ "ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں" اس کا مطلب ہم حقائق کے پیش نظر جو جانتے ہیں۔ یہ ہے کہ ہم تو ہمہ تن آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ خواہ مخواہ پبلک میں ہمیں ننگا کرتے ہیں۔ دیکھو۔ کوثر میں احمدیوں کے خلاف کا فرانہ استہزا ہوتا ہے یا نہیں؟ اور ہم تو تمہارے لئے اتنا اسلامی اخلاق بھی دکھانے کے لئے تیار نہیں۔ کہ احمدیوں کو ان کے اصل نام سے پکاریں۔ تمہارے دیئے ہوئے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ کالم ۳)

کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تلوار اٹھانا مکی اور مدنی زندگی کے اختلاف حالت کا نتیجہ تھا؟

امیر جماعتِ اسلامی سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی معاندینِ اسلام کے نقشِ قدم پر

(۱)

(مسعود احمدؐ)

جماعتِ اسلامی کے امیر سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کہنے کو تو اقامتِ دین کے مدعی ہیں۔ لیکن ان کی تصانیف اس امر پر شاہد ہیں۔ کہ اقامتِ دین کی آڑ لے کر تحریف فی الدین میں انہوں نے انتہائی دیدہ دلیری سے کام لیا ہے۔ اِس زمانہ میں جبکہ عیسائی پادریوں اور یورپین مصنفوں نے اسلام کی طرف غلط باتیں منسوب کر کر کے اسے بدنام کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی۔ مودودی صاحب کا اولین فرض یہ تھا۔ کہ وہ ان غلط باتوں کی تردید کرتے۔ اور اسلام کے منور چہرے سے نقاب اٹھا کر دنیا کو اس کا والہ و شیدا بناتے۔ لیکن انہوں نے مسلمان ہوتے ہوئے اغیار کی تال میں تال ملائی۔ اور جتنے اعتراض بھی معاندین کی طرف سے اسلام پر کئے جاتے تھے قریب قریب ان سب کی تائید کرتے چلے گئے۔

مثال کے طور پر یورپین مصنفین نے اسلام کو بدنام کرنے کے لئے ایک اتہام یہ گھڑا۔ کہ نعوذ باللہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مکی زندگی میں عفو و درگذر۔ عاجزی و فروتنی۔ صبر و شکر اور صلہ رحمی و رواداری کی تعلیم دینا محض مجبوری کی بنا پر تھا۔ ورنہ آپ اس کے دل سے قائل نہ تھے۔ اور یہ کہ جیسے مخدوش حالات میں آپؐ زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان میں آپ کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ کہ ایسی پرامن تعلیم کا وعظ کر کے اپنی جان بچاتے۔ چنانچہ جب آپ کمزوری و بے بسی کی حالت سے نکل گئے اور مدینہ پہنچنے کے بعد آپ کو قوت حاصل ہو گئی۔ تو عفو و درگذر اور عاجزی و فروتنی کے تمام وعظ لپیٹ دئے گئے۔ اور ان کی جگہ سختی اور انتقام و عقوبت کی تلقین ہونے لگی

اب اگر مودودی صاحب فی الواقعہ اقامتِ دین کے علمبردار ہوتے۔ تو اس مکروہ الزام کو غلط ثابت کرتے۔ اور بتاتے کہ اسلام کی بنیاد عفو و درگذر اور نرمی و رافت پر ہی ہے۔ لیکن اگر ایسے حالات پیدا ہو جائیں۔ کہ جب لوگ حق و صداقت کے علمبرداروں کو جینے نہ دیں۔ اور ان پر عرصۂ حیات تنگ کر دیں۔ اور اپنے مسلسل عمل سے یہ ثابت کر دکھائیں۔ کہ وہ وعظ و نصیحت سے درست نہیں ہو سکتے۔ بلکہ جتنی زیادہ نرمی ان کے ساتھ برتی جائے گی۔ وہ اتنے ہی زیادہ سرکش ہوتے چلے جائیں گے۔ اور حق و انصاف کا خون کرنے میں ان کی دلیری بڑھتی ہی چلی جائے گی۔ تو پھر مسئلے کا تقاضا ہی یہ ہے۔ کہ ان کے مقابل پر مظلوموں کو سختی کا جواب سختی سے دینے کی اجازت دی جائے — مودودی صاحب نے یہ پوزیشن اختیار کرنے کی بجائے اسلام کی صفوں میں گھس کر ففتھ کالم کا کام سرانجام دیا۔ اور خود قرآن و حدیث کے نام پر معاندین کی تائید شروع کر دی۔ چنانچہ نمونہ کے طور پر ایک تحریر ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ تاکہ مودودی صاحب قارئین کو اپنے اصل روپ میں نظر آنے لگیں۔ آپ لکھتے ہیں:-

"اول اول جبکہ مسلمان ضعیف تھے۔ اور ان میں وہ خدمت انجام دینے کی قوت پیدا نہیں ہوئی تھی۔ جو امتِ وسطیٰ اور خیر الامت ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالےٰ ان سے لینا چاہتا تھا۔ مسلمان صرف لکم دینکم ولی دین ہی نہیں کہتے تھے۔ بلکہ لنا اعمالنا و لکم اعمالکم بھی کہتے تھے۔ ان میں اتنی قوت نہ تھی۔ کہ دنیا کو مفاسد اخلاق سے بزور پاک کر دیں۔ اور فتنہ و فساد کا نام و نشان مٹا دیں............ لیکن جب مسلمان کمزوری و بے بسی کی حالت سے نکل گئے۔ اور ان میں اپنے مشن کو عملی جامہ پہنانے کی طاقت آگئی۔ تو مذہبی آزادی کا یہ اصول تو اپنی جگہ برقرار رہا۔ کہ کسی شخص کو زبردستی مسلمان نہیں بنایا جائے گا۔ لیکن یہ فیصلہ کر دیا گیا۔ کہ جہاں ہمارا بس چلے گا۔ وہاں لوگوں کو بدکاری و شرارت فتنہ و فساد اور اعمال منکرہ کے ارتکاب کی آزادی ہرگز نہ دی جائے گی۔ پس اس وقت امر بالمعروف کا دائرہ نہی عن المنکر سے الگ ہو گیا۔ نہی عن المنکر میں تو دعوت تبلیغ کے ساتھ تلوار بھی شامل ہو گئی۔ اور اس نے تمام دنیا کو فتنہ و فساد سے پاک کر دینے کا بیڑا اٹھا لیا۔ خواہ دنیا اس پر راضی ہو یا نہ ہو۔ لیکن امر بالمعروف کے دائرے میں وہی لا اکراہ فی الدین اور وما علیھم بجبار کا اصول برقرار رہا۔"

(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۲۹)

اس عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ مودودی صاحب نے بعینہٖ وہی بات کہی ہے۔ جو معاندین اسلام کہتے چلے آئے ہیں۔ یعنی نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تلوار سنبھالنا کسی اصول کی بنا پر نہ تھا۔ بلکہ اختلافِ حالت کا نتیجہ تھا۔ اسلام اور ہادیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس سے بڑا اور کوئی اتہام نہیں ہو سکتا۔ کہ مدنی زندگی کے مقابلے میں مکی زندگی کو کمزوری۔ بے بسی اور ضعیفی پر محمول کیا جائے۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس دور میں جس نرمی و رافت اور عاجزی و فروتنی کا مظاہرہ کیا۔ اسے بے بسی اور ضعیفی کا نتیجہ قرار دے کر ان پر منافقت کا الزام لگایا جائے۔ یہ چیز اور زیادہ خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ان اتہام لگانے والوں میں معاندین ہی شامل نہیں۔ بلکہ خود "اقامتِ دین کے سب سے بڑے مدعی" بھی شریک ہیں۔

اگر خدانخواستہ مودودی صاحب کی بات صحیح مان لی جائے۔ تو اس کا مطلب یہی نکلے گا۔ کہ مکی دور میں مسلمان لکم دینکم ولی دین اور لنا اعمالنا و لکم اعمالکم دل سے نہیں کہتے تھے۔ بلکہ اپنی کمزوری پر نظر کرتے ہوئے انہوں نے وقت گزارنے کے لئے ایسی روش اختیار کی ہوئی تھی۔ جب یہ الفاظ ان کی زبان پر ہوتے تھے۔ تو دل ان کا یہی کہہ رہا ہوتا تھا کہ وقت آنے دو پھر بتائیں گے۔ کہ لکم دینکم ولی دین کا اصل مطلب کیا ہے۔ ایک عام دنیادار بھی یہ گوارا نہیں کرے گا۔ کہ اس پر ایسی دوغلی روش اور منافقت کا الزام لگایا جائے۔ کجا یہ کہ سید الاولین والآخرین حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے مطہر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر مکروہ الزام لگے۔ اور خود آپ کی اتباع کا دم بھرنے والے اس کی تائید کریں۔ اسلام پر اس سے زیادہ بے بسی کا زمانہ نہیں آسکتا۔ کہ خود وہ لوگ جنہیں اس نے حیوان سے انسان اور انسان سے باخدا انسان بنایا۔ اس درجہ قعر مذلت میں گر جائیں۔ کہ وہ خود ہی اسلام کو مطعون کرتے پھریں۔

مودودی صاحب نے اسلام پر جو ظلم ڈھایا ہے۔ اس کی مضرت کا صحیح احساس کرانے کے لئے ہم ان کی مذکورہ بالا تحریر کا ایک اور نقطۂ نگاہ سے جائزہ لیتے ہیں۔ ان کا کہنا یہ ہے۔ کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمزوری کی حالت سے نکل گئے۔ تو آپ نے اپنی روش بدل لی۔ جس کے نتیجے میں تبلیغ کے ساتھ تلوار بھی شامل ہو گئی۔ گویا تلوار اٹھانے میں مدافعت کا کوئی سوال نہیں تھا۔ ظاہر ہے جو شخص اپنے بچاؤ کے لئے نہیں بلکہ اس لئے تلوار ہاتھ میں لیتا ہے۔ کہ وہ حسنِ اتفاق سے بالادست واقع ہوا ہے۔ یا حالات نے پلٹا کھا کر ایسی صورت پیدا کر دی ہے کہ اب اس کے لئے دنیا کو بزور شمشیر اپنا مطیع و منقاد بنانا آسان ہے۔ تو اس کا یہ اقدام کسی اصول پر مبنی ہونے کی بجائے "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" کے ظالمانہ نظریہ کے مطابق قرار پائے گا۔ تو گویا مودودی صاحب کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کی لاٹھی اسکی بھینس کے اصول پر ہی عمل کیا۔ (نعوذ باللہ من ہذا البہتان)

آیئے اب ایک اور زاویہ نگاہ سے مودودی صاحب کے معاندانہ نظریہ پر غور کریں۔ اور وہ یہ کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابتدا ہی سے صاحب اقتدار ہوتے یا کم از کم اس کمزوری کی حالت میں نہ ہوتے۔ جیسے مودودی صاحب نے مکی زندگی کی طرف منسوب کیا ہے۔ تو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی میں کیا روش اختیار فرماتے؟ مودودی صاحب کے نظریہ کے مطابق تو نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکم دینکم ولی دین اور لنا اعمالنا و لکم اعمالکم کو بالائے طاق رکھتے ہوئے نہی عن المنکر پر عمل کے بہانے پہلے دن ہی تلوار ہاتھ میں سنبھال لیتے۔ اور امر بالمعروف پر عمل سے پہلے دنیا کو سیاسی طور پر اپنا مطیع و منقاد بنانے کا اعلان کر دیتے۔ خدارا سوچیئے اگر ایسا ہی ظہور میں آتا۔ تو ایک عام دنیوی فاتح اور خدا تعالےٰ کے مبعوث کردہ نبی میں کیا فرق رہ جاتا۔ باوجود اس کے کہ ایسا نہیں ہوا۔ پھر بھی معاندین اسلام مکی زندگی اور مدنی زندگی کے اختلافِ حالات پر زور دے کر یہی الزام لگاتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایک عام دنیوی فاتح میں کوئی فرق نہیں تھا۔ ظاہر ہے۔ کہ مودودی صاحب مکی اور مدنی زندگی کے اختلاف حالات کے سلسلے میں معاندین اسلام کی تائید کر کے ان کے حسب ذیل تین الزامات کی بھی تائید کرتے ہیں:- نعوذ باللہ

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے جلیل القدر صحابہؓ نے ابتدا میں منافقانہ روش اختیار کی۔

(۲) مدینے پہنچنے کے بعد آپ کا تلوار اٹھانا "جس کی لاٹھی اسکی بھینس" کے ظالمانہ اصول کے مترادف ہے۔

(۳) آپ میں اور ایک دنیوی فاتح میں کوئی فرق نہیں تھا۔

ایک زمانہ میں ابوالکلام صاحب آزاد نے ایسے یورپین مستشرقین کے متعلق جو مکی اور مدنی زندگی کے اختلاف حالت پر زور دیکر مندرجہ بالا الزامات لگاتے ہیں۔ ایک فتویٰ صادر کیا تھا۔ وہ فتویٰ آج امیر جماعت اسلامی سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی پر صادق آکر اس حقیقت کو بے نقاب کر رہا ہے۔ کہ مودودی صاحب کا شمار اسلام کے غمخواروں میں نہیں ہونا چاہیئے۔ ابوالکلام صاحب آزاد کے الفاظ یہ ہیں:-

"یورپ کے مورخین جب تعصب و جہل کی تاریکی میں اسلام کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو اس اختلاف کی تہ میں انہیں کچھ نظر نہیں آتا۔ پھر پریشان ہو کر اس اختلاف کو مکی اور مدنی زندگی کے اختلاف حالت

کا نتیجہ بتلاتے ہیں۔ کہ جب تک اسلام بے بسی اور محتاجی کی حالت میں تھا۔ نرمی اور عفو و درگذر کی تعلیم سے زندگی کا سہارا ڈھونڈتا تھا۔ لیکن مدینہ میں آکر جب تلوار ہاتھ آ گئی۔ تو پھر حکومت اور طاقت کی حالت میں عاجزی و مسکنت کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن واللہ یعلم انھم لکاذبون۔ **خدا خوب جانتا ہے کہ وہ یورپی مستشرقین اس بیان میں ضرور جھوٹے ہیں۔**" (امر بالمعروف ص۱۴۶)

جس بناء پر ابوالکلام صاحب آزاد نے یورپی مستشرقین کو انھم لکاذبون کہا ہے۔ اسی بناء پر یہ فتویٰ مودودی صاحب پر چسپاں ہوتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ ہم ان کی تحریرات کے حوالہ سے یہ ثابت کر چکے ہیں۔ مودودی صاحب اس بارے میں ان کی پوری پوری تائید کرتے ہیں۔ آزاد صاحب کی عبارت میں جہاں جہاں یورپی مستشرقین یا مغربی مورخین کے الفاظ آئے ہیں۔ اگر ان کی جگہ مودودی صاحب کا نام پڑھا جائے۔ تو مذکورہ عبارت کی نوعیت اور اسکی صحت میں سوائے اس کے اور کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کہ بقول ابوالکلام صاحب آزاد یورپی مورخین تو "پریشان ہو کر اس اختلاف کو مکی اور مدنی زندگی کے اختلاف حالت کا نتیجہ بتلاتے ہیں۔"

لیکن مودودی صاحب نے انشراح صدر کے بعد اس خیال کی تائید کی ہے۔ کم ازکم ان کے متعلق یہ بدظنی نہیں کی جا سکتی۔ کہ انہوں نے انشراح کے بغیر ہی تائیدی تحریر لکھ ماری ہو۔

کاش مودودی صاحب اور ان کے ساتھی سوچیں کہ انہوں نے یورپی مستشرقین کے نقشِ قدم پر چل کر اسلام پر کیا ظلم ڈھایا ہے۔ اور کیوں آج اقامتِ دین کے بلند بانگ دعاوی کے باوجود ان کا شمار اسلام کے حامیوں میں نہیں بلکہ مخالفوں میں ہو رہا ہے۔ اگر وہ خدا تعالےٰ کے نزدیک سرخرو ہونا چاہتے ہیں۔ تو معاندین اسلام کے نقشِ قدم پر چلنا چھوڑ دیں۔ اور اسلام کے متعلق ان صحیح نظریات کی تائید کریں۔ جنہیں اس زمانہ کے مامور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کر کے دنیا کو حقیقی اسلام سے روشناس کرایا۔ آپ نے مودودی صاحب کی طرح یورپین مستشرقین کی تائید نہیں کی۔ بلکہ ان کے حملوں کو پسپا کر کے اسلام کی اس دلیری سے مدافعت فرمائی۔ کہ دشمن کو بھی اپنی عاجزی کا اقرار کرنا پڑا۔ آئندہ اشاعت میں ہم اس امر پر روشنی ڈالیں گے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یورپین مستشرقین کے مذکورہ بالا اعتراض کا کیا جواب دیا۔

ملک مولا بخش صاحب مرحوم

(از رانا فیض بخش صاحب نون ملتان)

آپ نہایت ہی نیک بزرگ تھے۔ احمدیت کی محبت ان کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی تبلیغ کا جوش رکھتے تھے۔ میری پہلی واقفیت ان سے اس طرح پیدا ہوئی۔ کہ میں ڈیرہ غازیخاں میں ملازم تھا۔ ایک دن میرا ایک دوست جو کہ جماعت احمدیہ لاہور سے تعلق رکھتا تھا میرے مکان پر مجھے ملنے آیا۔ میں موجود نہ تھا۔ وہ کچھ دیر انتظار کر کے چلا گیا۔ میری بیٹھک میں ایک کتاب چھوڑ گیا۔ جس کے اگلے اور پچھلے ورق پھٹے ہوئے تھے۔ معلوم نہ ہوتا تھا۔ کہ اس کتاب کا مصنف کون ہے۔ میں نے اس کتاب کو پڑھنا شروع کیا۔ نہایت مدلل تھی۔ قرآن کے حقائق اور معارف سے پر کلام تھا۔ عقلی اور نقلی دلائل تھے۔ اسلام کو نہایت خوبصورت شکل میں پیش کیا گیا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد وہی دوست پھر ملنے آیا۔ اس سے میں نے دریافت کیا۔ کہ یہ کتاب کس کی تحریر شدہ ہے۔ اس نے کہا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب بانی سلسلہ احمدیہ کی ہے۔

مجھے پہلے احمدیت کا قطعاً کوئی علم نہ تھا۔ غیر احمدی علماء سے ہمیشہ احمدیت کی شکایت سنتے سنتے ایک قسم کی نفرت ضرور تھی۔ اس کتاب نے (جس کا مجھے بعد میں علم ہوا کہ "ازالہ اوہام" تھی) مجھ پر کافی اثر کیا۔ مجھے احمدیت کا لٹریچر دیکھنے کا شوق پیدا ہو گیا۔ ابھی اس شوق کو پورا نہ کرنے پایا تھا۔ کہ ایک بہت بڑے عالم سے جو کہ شیعہ مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔ ملاقات ہوئی۔ اس سے احمدیت کے متعلق دریافت شروع کی۔ اس نے نہایت بھیانک اور ڈراؤنی شکل میں احمدیت کو پیش کیا۔ ساتھ ہی ایک کتاب دی۔ جس کا نام "آئینہ مرزائیت" تھا۔ مطالعہ کے لئے دی۔ اس میں حضرت عیسیٰؑ کی توہین اور اسی قسم کے دیگر الزامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کئے گئے تھے۔ حضورؑ کی کتب کے حوالے بھی دیئے گئے تھے۔ میں اس کتاب کو پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ ایسے عقائد والا انسان مسلمان بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ وہ مامور یا نبی اللہ ہو۔ مگر حضرت صاحب کی ایک کتاب پڑھ چکا تھا۔ اس کا میرے دل پر گہرا اثر تھا۔ میرے دل میں خیال آیا۔ کہ کسی احمدی سے ان اعتراضات کا جواب لوں۔ اور ان سے دریافت کروں۔ کہ ان حوالہ جات کی موجودگی میں آپ نے کیسے اس شخص کو مامور مان لیا ہے۔ ملک مولا بخش صاحب مرحوم اُن ایام میں ڈیرہ غازیخاں میں سشن جج صاحب کی عدالت میں کلرک آف کورٹ تھے۔ ان کے متعلق اتنا معلوم تھا۔ کہ وہ احمدی ہیں۔ وہ میرے مکان سے تقریباً ایک فرلانگ دور رہتے تھے۔ چنانچہ ایک دن ان کے مکان پر چلا گیا۔ آواز دی۔ اس وقت وہ قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔ قرآن رکھ دیا۔

مجھ سے میرا تعارف دریافت فرمانے لگے۔ کچھ دنیاوی باتیں کرنے کے بعد دل میں خیال آیا۔ کہ احمدیت کے متعلق جو اعتراضات ہیں۔ وہ پیش کروں پھر خیال آتا۔ کہ کہیں ناراض ہی نہ ہو جائیں۔ کیونکہ ہمارے سنی علماء اعتراضات سے گھبرا کر گالی گلوچ پر آ جایا کرتے تھے۔ مجھے احمدیوں کے اخلاق کے متعلق پہلے کوئی علم نہ تھا۔ آخر ہمت کر کے میں نے سوال کیا۔ کہ مجھے احمدیت پر کچھ اعتراض ہیں۔ ان کی تسلی کرا دیجئے۔ سن کر ملک صاحب موصوف ہشاش بشاش ہو گئے۔ نہایت بلند حوصلگی۔ فراخدلی اور خندہ پیشانی سے اعتراضات سننے کے لئے تیار ہو گئے۔ میں نے اعتراضات نوٹ رکھے تھے۔ نمبروار پیش کرنے شروع کئے۔

ملک صاحب موصوف نے فرمایا۔ کہ اگر میں اپنی طرف سے جواب دینا شروع کروں۔ تو شاید آپ کو گمان ہو۔ کہ عقلی اور نقلی دلائل سے مجھے قائل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ میرے پاس حضرت صاحب کی تمام کتب موجود ہیں۔ بہتر ہو کہ آپ حوالہ پڑھتے جائیں۔ میں کتب کھول کر دکھاتا جاؤں گا۔ میں نے پانچ چھ موٹے موٹے اعتراضات پیش کئے۔ ان کے جوابات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اصل حوالہ جات دکھا کر تسلی کرا دی۔ دراصل مخالف نے تو توڑ مروڑ کر سیاق و سباق کو چھوڑ کر دھوکا دہی سے حوالہ جات دیئے ہوئے تھے۔ اصل حوالہ جات دیکھنے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان پھر مجھے بلند نظر آنے لگی۔ وہاں تو دلائل حقائق و معارف کا دریا بہ رہا تھا۔ یہ تھی اس بزرگ ہستی سے پہلی ملاقات پھر تو وہ مجھے تبلیغ کرتے رہے۔

خدا کے فضل سے تین ماہ متواتر زیر تبلیغ رہ کر احمدیت کو قبول کر لیا۔ یہ نعمت عظمیٰ مجھے اس بزرگ ہستی کی معرفت حاصل ہوئی۔ وہ میرا رہنما تھا۔ مجھے راہِ راست پر لے آیا۔ اللہ تعالیٰ اسے ہزار ہزار نعمتیں عطا کرے۔ اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ مہمان نواز تھے۔ خوش مزاج تھے۔ کسی کا حق تلف نہ کرتے تھے۔ اپنے ذوق کے مطابق قرآن مجید کی نہایت عمدہ تفسیر کرتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم پر تدبر کرنے کا خاص شوق انہیں عطا کیا تھا۔ علم طب میں کافی ماہر تھے۔ غریبوں اور محتاجوں کو دوا مفت دیتے تھے۔ اور دعا بھی کرتے تھے۔ مجھے ان سے کمال محبت تھی اور وہ بھی مجھے محبت کرتے تھے۔ مجھے ان کی وفات پر سخت صدمہ ہوا۔ ایسا معلوم ہوا۔ کہ جیسے میرا ایک عزیز اور قریبی رشتہ دار فوت ہو گیا ہے اور میں ان کی دعاؤں سے محروم ہو گیا ہوں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ بھی نہایت نیک۔ مہمان نواز اور تبلیغ کا جوش رکھنے والی خاتون ہیں۔ میری بیوی انکی تبلیغ سے ہی احمدی ہوئی تھیں الحمدللہ

ضروری اعلان

(از مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ہماری جماعت ایک تبلیغی جماعت ہے۔ ہمارا کام یہ ہے۔ کہ قرآن شریف اور احادیث رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی روشنی میں اسلام کی صحیح تعلیم سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ اور جو جھوٹے الزامات ہم پر لگائے جاتے ہیں۔ ان کے متعلق صحیح واقعات پیش کریں۔ تا سعید فطرت اور حق کے متلاشی احباب سچ اور جھوٹ میں تمیز کر سکیں۔ اس فرض کی ادائیگی کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہر تحصیل کی جماعتیں باہمی تعاون سے اچھے وسیع پیمانہ پر کسی مرکزی جماعت میں جلسے منعقد کریں۔ جن میں مرکزی مبلغین احمدیت کے نقطہ نگاہ کو احسن طریق پر لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ ان اغراض کے ماتحت جو جماعتیں اگست کے مہینہ میں جلسوں کا انتظام کر سکتی ہیں۔ وہ فوری طور پر نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ تا ہر جلسہ کے لئے علیحدہ علیحدہ علماء اور مبلغین کرام نامزد کئے جا سکیں۔

میں نے بیعت کب کی؟

(از حضرت مفتی محمدؐ صادق صاحب)

حضرت مکرم عرفانی صاحب نے اخبار میں شائع کیا ہے۔ کہ مفتی محمدؐ صادق نے ۱۸۹۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ مگر یہ بات درست نہیں۔ میں نے ۱۸۹۰ء میں انٹرنس پاس کیا۔ اور انہی دنوں میں جموں میں ٹیچر ہو کر چلا گیا۔ اور وہاں چند ماہ کے بعد اسی سال کے آخری موسم سرما میں قادیان گیا۔ اور بیعت کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میرا نام فہرست مبایعین میں کتاب ازالہ اوہام میں ص۶۹ پر درج کیا۔ یہ کتاب ۱۸۹۱ء میں شائع ہو گئی تھی۔ اگر میری بیعت ۱۸۹۳ء کی ہوتی۔ تو کتاب ازالہ اوہام میں میرا نام چھپ نہ سکتا تھا۔ ہاں ممکن ہے۔ کہ ۱۸۹۳ء میں بھی کوئی فہرست بیعت کرنے والوں کی تیار کی گئی ہو۔ کہ اتنے اصحاب اس وقت تک بیعت کر چکے ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہ ہوگا۔ کہ سب نے ۱۸۹۳ء میں ہی بیعت کی۔ بلکہ پہلوں کے بھی نام لکھے گئے۔ (مفتی محمدؐ صادق ربوہ)

مندرجہ ذیل چیزیں کن کی ہیں؟

خدام الاحمدیہ لاہور کے ٹرپ کے موقعہ پر مندرجہ ذیل چیزیں ملی ہیں۔ ایک ٹفن کیریر ایک پنسل اور ایک چابی۔ یہ چیزیں جن صاحب کی ہوں۔ وہ موسیٰ اینڈ سنز سائیکل ڈیلر نیلہ گنبد سے آ کر لے جائیں۔

ابھی بہت سے کام کرنے ہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے :-

" ابھی بہت سے کام ہیں جو ہم نے کرنے ہیں۔ تحریک جدید کا بہت سا قرض باقی ہے جو ادا کرنا ہے اور ابھی بعض جگہوں پر نئے مشن کھولنے ہیں اور بعض جگہوں پر جہاں مشن قائم ہو چکے ہیں مسجدیں تیار کرنی ہیں اور یہ کام روپیہ چاہتے ہیں "۔ تحریک جدید کے مجاہد اپنے وعدے جلد از جلد پورے کر کے اپنے اولو العزم امام کے مقدس ارادوں کو عملی جامہ پہنانے میں حصہ لیں !

اعلانات سزا

(۱) مرزا بشیر احمد بیگ صاحب واقف زندگی نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے حضور کی خدمت میں لکھا کہ " خاکسار اپنی بعض مشکلات اور مجبوریوں کی وجہ سے معاہدہ وقف کے مطابق قربانی کرنے سے معذور ہے۔ اس لئے عرض ہے کہ خاکسار کو وقف سے فارغ فرمایا جائے "

حضور نے فرمایا :- " وقف توڑ دیا جائے اور ان کو سلسلہ کے کسی کام پر نہ لگایا جائے۔ چندہ قبول کرنے اور مرکز میں آنے سے مناہی کا اعلان کر دیا جائے "

(۲) ایک واقعہ کی تحقیق میں مولوی عبد اللطیف صاحب ابن مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کے بیانات لئے گئے جو جھوٹے ثابت ہوئے۔ اس پر حضور نے مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا :-

" چونکہ عبد اللطیف ابن مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم نے اپنے جھوٹ کا اقرار کیا ہے ایسا آدمی مبلغ نہیں ہو سکتا اس کا وقف توڑ دیا جائے اور ساتھ ہی اس کے اس قبیح فعل کی وجہ سے فیصلہ کیا جاتا ہے کہ وہ ربوہ اور اس کے نواح میں نہ آئے اور قلیل ترین عرصہ میں جو نکلنے کے لئے ضروری ہو یہاں سے چلا جائے۔

(۳) چوہدری محمد شریف صاحب خالد سابق نائب وکیل الدیوان کا رویہ ایک لمبے عرصہ سے مشتبہ رہا ہے اور بجائے وقف کی تحریک کرنے کے جو ان کا فرض منصبی تھا وہ واقفین کو بھگا تے رہے ہیں۔ اس سے قبل دو دفعہ ان کو سزا مل چکی ہے لیکن پھر بھی انہوں نے اپنی اصلاح نہیں کی۔ چنانچہ حال ہی میں ان کے سامنے جبکہ وہ نائب وکیل الدیوان کے عہدے پر فائز تھے دو منافقین نے جن میں سے ایک کو بوجہ کام میں غفلت کے وقف سے فارغ کیا جا چکا ہے وقف کے خلاف پروپیگنڈا کیا اور ایک دوست کو وقف سے منع کیا۔ خالد صاحب نے نہ صرف یہ کہ اس پروپیگنڈا کی تردید نہ کی بلکہ پروپیگنڈا کرنے والوں کو نامناسب موقعہ کی وجہ سے نصیحت کی کہ اس وقت ہی ایسی گفتگو نہیں کرنی چاہیئے اور ان کے خلاف کوئی ایکشن نہ لیا اور نہ ہی افسران کے پاس رپورٹ کی۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خالد صاحب اس پروپیگنڈا کے حامی ہیں۔ چنانچہ باقاعدہ ایسے پراپیگنڈا کرنے والوں کے ساتھ ان کی صحبت ہے۔ ۳۰ تاریخ ماہ گذشتہ سے آج تک خالد صاحب اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر ہو کر ایسے غیر مطمئن واقفین کے ساتھ مجلسیں کر رہے ہیں۔ ان کی اس طرح غیر حاضری خود وقف کے خلاف عملی پراپیگنڈا ہے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے خالد صاحب کا وقف توڑا جاتا ہے اور ان کو محلہ وار مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے یعنی آئندہ کسی سلسلہ کے کام پر ان کو نہ لگایا جائے۔ الاؤنس پر پابندی اعزازی۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

(٦) خاکسار کا اکلوتا بیٹا عزیزم سید علی احمد سلمہ ربہ کئی دنوں سے بیمار چلا آ رہا ہے احباب اس کی درازی عمر اور صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید احمد علی مبلغ سلسلہ احمدیہ

دستور اساسی خدام الاحمدیہ

شوریٰ خدام الاحمدیہ ۱۹۵۰ء میں دستور اساسی پر نظر ثانی کرنے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمائندگان مجالس کے مشورہ سے ایک سب کمیٹی مقرر فرمائی تھی جس نے ۸ ء سے ۲۲ اپریل ۱۹۵۱ء تک ربوہ میں کام کر کے ایک دستور اساسی تجویز کیا۔ جسے مورخہ ۹ جولائی ۱۹۵۱ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں آخری منظوری کے لئے پیش کیا۔ حضور نے اسی روز اس کو ملاحظہ فرمایا اور ضروری اصلاح کے بعد اسے منظور فرمایا۔

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اس کی کتابت شروع کر دی گئی ہے۔ اور امید ہے کہ ایک ہفتہ تک اس کو چھپوا کر مجالس کو بھجوا دیا جائے گا۔ ہر مجلس کو صرف ایک ہی کاپی بھجوائی جائے گی۔ مجالس اس کو سنبھال کر رکھیں اور اس کے مطابق اپنے پروگرام کو چلائیں۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

زعماء انصار اللہ جماعت احمدیہ کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

جن نئی مجالس انصار اللہ میں فارم درخواست ممبری و فارم فہرست ممبران انصار اللہ پر کرنے اور ان پر اراکین انصار کے دستخط کروانے کے لئے بھیجے ہوئے ہیں اور ابھی تک واپس نہیں ہوئے۔ ان کو اس اعلان کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی ہے کہ براہ مہربانی یہ فارم بعد تکمیل بہت جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں کیونکہ ان فارموں کے موصول ہونے پر مرکز سے تنظیم انصار اللہ کے مطابق کام کرنے کے لئے مزید ہدایات بھجوائی جا سکیں گی۔

قائد انصار اللہ مرکزیہ شعبہ عمومی

سیکرٹریان مال توجہ فرمائیں !

" مجلس مشاورت ۱۹۵۱ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگان سے عہد لیا تھا کہ دفتر بہشتی مقبرہ کو تفصیل چندہ مکمل ہر ماہ ہر موصی کے متعلق بھیج دیا کریں گے۔ لیکن اس کی تعمیل نہیں ہو رہی۔ جملہ عہدہ داران کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے ہر ماہ کے پہلے ہفتے میں ادائیگی چندہ کی تفصیل کو پن مع نمبر وصیت موصیوں کے ارسال فرمایا کریں۔ اگر عہدے داروں کی طرف سے اس کی تعمیل نہ ہوئی تو حسابات کے غلط ہونے کی ذمہ داری ان پر ہو گی۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ ضلع جھنگ

درخواستہائے دعاء

(۱) شیخ محمد اسمٰعیل صاحب آف لالہ موسیٰ ضلع گجرات اس وقت سخت مالی مشکلات میں ہیں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ و دیگر احباب کرام ان کیلئے خاص طور پر دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان پر فضل و کرم کرے۔ (۲) خاکسار کی اہلیہ ایک خطرناک مہلک مرض میں مبتلا ہے احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (۳) چوہدری بشیر احمد صاحب بشر ولد چوہدری محمد دین صاحب لاہور کو دشمنوں نے اس وقت سخت تنگ کر رکھا ہے اور وہ نہایت تکلیف میں ہیں۔ احباب ان کیلئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں دشمنوں کے شر سے بچائے۔ آمین
خاکسار بشیر احمد گجراتی۔ (۴) میرے بائیں ہاتھ پر ایک ماہ سے لاہوری پھوڑا نکلا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے مجھے بہت تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔ محمد عبد الحق مجاہد احمدی گنج مغلپورہ

(۵) میرا لڑکا احسان الٰہی بیمار ہے احباب اس کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں
فضل الٰہی ارشد احمدی چنیوٹی حال مقیم شکارپور سندھ۔

چندہ حفاظت مرکز سو فیصدی پورا کرنیوالوں کی فہرست

جن احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فی صدی پورے دیئے ہوئے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کو جزاء خیر دے اور دیگر احباب کو بھی ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نمبر شمار	اسماء گرامی وعدہ پورے کرنے والوں کے	رقم
۸۰۶	صوفی غلام محمد صاحب امیر جماعت گوٹھ مہر محمد بوٹا چک نمبر ۲۷ الف سندھ	۶۶/-
۸۰۷	مولا بخش صاحب " "	۶۳/
۸۰۸	مہر دین صاحب " "	۳۳/
۸۰۹	عبد العزیز صاحب " "	۱۹/-
۸۱۰	عبد ... صاحب " "	۲۱/-
۸۱۱	چوہدری رحیم بخش صاحب " "	۱۵/-
۸۱۲	مسماۃ رمضان بی بی صاحبہ " "	۳/-
۸۱۳	" رشیم بی بی صاحبہ " "	۱۴/۸/-
۸۱۴	رحیم بی بی صاحبہ اہلیہ مولا بخش صاحب "	۲/-
۸۱۵	سردار بیگم صاحبہ "	۵/-
۸۱۶	جنت خاتون صاحبہ "	۱/۸
۸۱۷	زینب بیگم صاحبہ "	۲/۸
۸۱۸	گلزار بیگم صاحبہ "	۱/۸
۸۱۹	نور بیگم صاحبہ والدہ صوفی غلام محمد صاحب "	۳/-
۸۲۰	محمد بی بی صاحبہ "	۴/-
۸۲۱	نبی بخش صاحب نصرت آباد اسٹیٹ سندھ	۱۰/-
۸۲۲	میر بشیر احمد صاحب "	۸۰/-
۸۲۳	چوہدری محمد حسن صاحب "	۵۵/-
۸۲۴	دھنی بخش صاحب "	۴۰/-
۸۲۵	چوہدری خورشید احمد صاحب "	۱۰۰/-
۸۲۶	ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب "	۷۰/-
۸۲۷	منشی فضل الٰہی صاحب "	۴۵/-
۸۲۸	احمد علی صاحب "	۲۰/-/-
۸۲۹	مستری علی محمد صاحب "	۴۰/-
۸۳۰	چوہدری فیض احمد صاحب "	۵۰/-/-
۸۳۱	حسن محمد صاحب "	۶۰/-
۸۳۲	نواب رحمت صاحب "	۵/-
۸۳۳	شاہ محمد صاحب "	۲۰/-
۸۳۴	چوہدری رشید احمد صاحب "	۱۰۰/-
۸۳۵	عمر بی بی زوجہ رحمت علی صاحب "	۲/-
۸۳۶	نواب بی بی صاحبہ "	۴/-
۸۳۷	منشی محمد طفیل صاحب احمد نگر سندھ	۲۵/-
۸۳۸	چوہدری عبد الغنی صاحب " "	۱۲/-
۸۳۹	مستری محمد اسمٰعیل صاحب " "	۵/-
۸۴۰	عبد الحمید صاحب " "	۱۲/-
۸۴۱	علی احمد صاحب چک ۱۱۱ سندھ	۷۵/-
۸۴۲	اہلیہ علی احمد صاحب چک ۱۱۱ سندھ	۴/-
۸۴۳	اہلیہ محمد عبد اللہ صاحبہ " "	۱/۱۲
۸۴۴	رشیم بی بی اہلیہ برکت علی صاحبہ " "	-/۸/
۸۴۵	رسول بی بی اہلیہ عبد الخالق صاحب " "	۲/-
۸۴۶	رسول بی بی اہلیہ عبد الرحیم صاحب " "	۲/۴
۸۴۷	غلام غوث صاحب چک سکندر ضلع گجرات	۵۰/-
۸۴۸	ڈاکٹر عبد اللہ خان صاحب گورنمنٹ پنشنر دھوریہ ضلع گجرات	۱۵/-
۸۴۹	منشی محمد طفیل صاحب بنگلہ گھڑ والا ملتان	۱۵/-
۸۵۰	ملک عزیز احمد صاحب لڑکا لودھراں ضلع ملتان	۱۲/-
۸۵۱	مولوی محمد سلیم صاحب جھانگی والا لودھراں ضلع ملتان	۱۰/-
۸۵۲	ملک فیض بخش صاحب لودھراں ضلع ملتان	۱۲/۸
۸۵۳	ملک غلام رسول صاحب لودھراں ضلع ملتان	۳۰/-
۸۵۴	احمد دین صاحب "	۱۰/-
۸۵۵	مائی جیواں صاحبہ بیوہ محمد دین صاحب دیوکسنگھ والا ملتان	۴/۸/-
۸۵۶	نور محمد صاحب دیوا سنگھ والا ملتان	۲۴/-
۸۵۷	غلام محمد صاحب احمد پور شرقیہ ضلع ملتان	۲/-
۸۵۸	محمد نور رشید صاحب ڈویژنل آفیسر ہارون آباد بہاولپور	۴۰/-
۸۵۹	چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب منٹگمری شہر	۱۲/۸
۸۶۰	شکر الدین صاحب محمود آباد چک ۵ ۵ / ۲ ۷ منٹگمری	۲/-
۸۶۱	محمد نواز خان صاحب محمود آباد چک ۵ ۵ / ۲ ۷ منٹگمری	۶۲/-
۸۶۲	عبد الحق صاحب صدر نو گیرہ منٹگمری	۳۱/۶

(ناظر بیت المال ربوہ)

اشتہار فروخت حصص

ایک دوست اپنے پچاس حصص دی ریجنٹ ٹیکسٹائل اینڈ الائیڈ پراڈکٹس کمپنی کی بعض مجبوریوں کے باعث فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ خواہشمند احباب پانچ فی صدی کمی پر خرید سکتے ہیں۔

ج۔ معرفت منیجر اخبار الفضل لاہور

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں:۔ (منیجر اشتہارات)

جولائی ۱۹۵۱ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

۱۵-۱۶-۱۷ جون ۱۹۵۱ء کے پرچوں میں فہرست چھپ چکی ہے۔ ہر نام کے سامنے قیمت اخبار ختم ہونے کی تاریخ بھی درج کر دی گئی ہے

جن احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی ہوگی اُن کی خدمت میں قیمت ختم ہونے کی تاریخ سے دس دن قبل وی پی روانہ کر دیا جائیگا۔ اگر پھر بھی رقم وصول نہ ہوئی تو تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائے گا۔ اطلاعاً عرض ہے آپ کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ قیمت اخبار سالانہ ۲۴/- روپے۔ ششماہی ۱۳/ روپے۔ سہ ماہی ۷/- روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں وی پی کا خرچ بچ جائے گا۔ ڈاکخانہ میں وی۔پی پھنس گیا تو پھر چار آنہ کا ٹکٹ لگا کر مطالبہ کرنا پڑتا ہے۔ اس پر بھی علم نہیں کہ کتنے ماہ رقم یا کتنے سالوں میں وصول ہو۔ اور جب تک رقم دفتر ہذا میں نہ پہنچ جائے۔ وصول شدہ نہیں سمجھی جا سکتی۔ لہذا منی آرڈر سے رقم بھجوانا محفوظ ترین ذریعہ ہے۔

(منیجر)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

ایران اور برطانیہ کے تنازعہ تیل کو حل کرنا ناممکن نہیں ہے

طہران ۱۷ جولائی۔ صدر ٹرومین کے نمائندہ مسٹر ہیری مین نے اپنے ایک بیان میں کہا۔ ایران اور برطانیہ اور دوسرے ممالک مثلاً پاکستان اور ہندوستان کے درمیان تیل کے متعلق اتنے مشترک مفادات ہیں کہ میرے لئے یہ یقین کرنا دشوار ہے کہ اس مسئلہ کا حل تلاش نہیں کیا جا سکتا۔ اس مسئلہ کے طے ہونے کے بعد ایران اپنے وسیع امکانات سے فائدہ اٹھانے والے منصوبوں پر عمل درآمد بھی شروع کر سکتا ہے۔

غالباً آج مسٹر ہیری مین ڈاکٹر مصدق سے ملاقات کریں گے اور شاہ کے ساتھ لنچ کھائیں گے مسٹر ہیری مین کا قیام کوہ البرز کے دامن میں تہران سے ۱۲ میل شمال کو واقع شاہ کے محل میں ہوگا۔ وہ اس وقت تک یہاں ٹھہرنے کو تیار ہیں جب تک ان کا قیام مفید ہو۔

کل وزارت عدل کے دفاتر میں دو سو ایرانی گھس پڑے اور انہوں نے انتہا پسند جماعت فدائیان اسلام کے ارکان کی رہائی کا مطالبہ کیا جو سابق وزیر اعظم رزم آراء کے قتل کے بعد سے بند ہیں۔ وزیر عدل کے یہ وعدہ کرنے پر کہ ان کی سزاؤں پر وہ نظر ثانی کریں گے یہ لوگ وہاں سے نکل گئے۔ کل امریکی سفارتخانے کے سامنے ۔۔۔ آدمیوں نے ایک مظاہرہ کیا جس میں یہ نعرے لگائے گئے "ہیری مین ایران چھوڑ دو" اور عدالت جنگ کا ... یقین کیا جاتا ہے کہ مظاہرہ اشتراکیوں کی شہ پر ہوا تھا۔ (اے ستار)

تارکہ جنگ کی کانفرنس جلد ختم نہیں ہوگی

ٹوکیو ۱۷ جولائی۔ یہاں اقوام متحدہ کے سفارتی افسران نے جنرل رجوے کی عائد کردہ شرائط پر تارکہ جنگ کے مذاکرات کی اس قدر جلد بحالی کا خیر مقدم کیا ہے۔ لیکن انہوں نے یہ انتباہ بھی کیا ہے کہ کانفرنس کے جلد خاتمہ کی توقع نہیں کی جانی چاہیئے۔

غیر ملکی دستہ کے ایک سینئر افسر نے کہا ہے کہ یہ بات ظاہر ہے کہ اب گفت و شنید کا خاتمہ تعطل پر نہیں ہوگا۔ لیکن ہمیں یہ توقع نہیں کرنی چاہیئے کہ اشتراکی ہر معاملہ میں معقول رویہ اختیار کریں گے چونکہ ان پہلی شرائط کو انہوں نے مان لیا ہے اس لئے ہمیں یہ سمجھنا چاہیئے کہ دوسرے امور میں وہ زیادہ ضد کریں گے۔ ایجنڈا کے ایک ایک نکتہ پر بحث ہوگی۔ اس کے بعد ان امور پر گفتگو شروع ہوگی۔ اور جب فوجی معاملات طے پا جائیں گے تو بہ تارکہ جنگ عمل میں آ جائے گا۔ اس کے بعد سیاسی مسائل ہمارے سامنے غور کے لئے آئیں گے۔ (اے ستار)

عالمی ادارہ صحت حبشہ کی امداد کریگا

اسکندریہ ۱۶ جولائی۔ یہاں عالمی ادارہ صحت کے دفتر نے اعلان کیا ہے کہ حکومت حبشہ کے ساتھ ایک معاہدہ کیا گیا ہے جس کے تحت ادارہ حبشہ میں جنسی امراض کی روک تھام کی کوششوں میں مدد کرے گا

یہاں عالمی ادارہ صحت کے علاقائی دفتر کے صدر شوشتر پاشا نے کہا ہے کہ اس معاہدہ کے تحت اکتوبر میں متعدد ماہرین ادیس ابابہ بھیجے جائیں گے۔ یہ ماہرین جذام کے انسداد میں بھی حکومت حبشہ کی امداد کریں گے۔ (اے ستار)

سیام میں غیر ملکیوں کے ناموں کا اندراج

بنگ کاک ۱۶ جولائی۔ چالیس چینی اداروں کی اپیل کے باوجود جن کی قیادت یہاں کے چینی ایوان تجارت نے کی تھی محکمہ پولیس نے فیصلہ کیا ہے کہ بنگ کاک میں رہنے والے غیر ملکی چینیوں کے ناموں کے اندراج کے لئے مقررہ تاریخ میں کوئی مزید توسیع نہیں کی جائے گی۔

چینی اداروں نے مزید مہلت کی درخواست کرتے ہوئے کہا تھا کہ بیشتر آبادکار ناخواندہ ہیں جو ضابطوں سے ناواقف ہیں۔ اس کے علاوہ اکثر اتنے غریب ہیں کہ اجازت نامہ حاصل کرنے کے لئے فیس کی مطلوبہ رقم وہ مہیا نہیں کر سکتے۔ (اے ستار)

(ایڈیٹوریل بقیہ صفحہ ۲)

خطاب "مرزائی" اور "قادیانی" ہی استعمال کرتے ہیں۔ کیا اس سے تم معلوم نہیں کر سکتے کہ نہ صرف ہماری دعائیں بلکہ ہمارا سب کچھ آپ کے ساتھ ہے" آخر میں مودودی صاحب اور آپ کی جماعت کے ترجمانوں کی خدمت میں اتنا عرض کرتے ہیں کہ وہ "اقامت دین" سے پہلے اپنے اخلاق کچھ تو اسلامی اخلاق کے قریب بنانے کی کوشش فرمائیں ورنہ صدیق رضؓ و عمر رضؓ کے ناموں کو بدنام نہ کریں!

گمشدہ سائیکل کی تلاش

مورخہ ۱۳ جولائی بروز جمعہ بوقت نماز جمعہ میری سائیکل ریلیس نمبر ۲۱۳۷۶۰۸ مسجد احمدیہ دہلی دروازہ کے صحن سے گم ہو گئی ہے۔ اگر کوئی دوست غلطی سے لے گئے ہوں (یا) تو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر ۱۰ روپے کرایہ کے علاوہ دس روپے بطور انعام بھی حاصل کریں

عبد القدوس مدرس ... نگر ساہنی لاہور

پاکستانی سرحدوں کے ساتھ ہندوستانی فوجیں جمع ہو رہی ہیں

کراچی ۱۷ جولائی۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے آج یہاں پریس کانفرنس میں بتایا کہ مشرقی پنجاب اور ریاست جموں و کشمیر میں پاکستانی حدود کے ساتھ ساتھ ہندوستانی فوجیں کثیر تعداد میں جمع ہو چکی ہیں۔ بکتر بند فوجیں خصوصاً پاکستانی حدود کے انتہائی قریب پہنچ چکی ہیں جہاں سے وہ آسانی سے مغربی پاکستان کے خلاف کارروائی کر سکتی ہیں۔

ہندوستان کی یہ حرکت پاکستان کے تحفظ اور امن عالم کے لئے ایک عظیم خطرہ ہے۔ میں نے بھارت کے وزیر اعظم کو کہا ہے کہ وہ حقوق ہمسائیگی اور امن عالم کی خاطر فوجوں کو پیچھے ہٹا کر اس خطرے کو ختم کریں۔ جو بھارتی فوجوں کے پاکستانی سرحدوں کے ساتھ اجتماع کے باعث پیدا ہو گیا ہے

مسٹر لیاقت علی نے کہا بہر کیف۔ پاکستان کی حکومت اور عوام کسی نا منصفانہ مطالبہ کی مزاحمت کرنے اور اپنے منصفانہ حقوق کے تحفظ کے لئے اپنی طاقت پر بھروسہ رکھتے ہوئے ہر خطرے کا مقابلہ اسی عزم سے کریں گے جو ہمیشہ ان کے کردار کی نمایاں خصوصیات رہی ہیں۔

عرب پناہ گزینوں کے متعلق پاپائے روم کے پاس رپورٹ

عمان ۱۶ جولائی۔ بیت المقدس کے لاطینی اسقف پاپائے روم سے ملاقات کے لئے ہوائی جہاز سے روم روانہ ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ عرب پناہ گزینوں کی حالت کے متعلق رپورٹ پیش کریں گے۔ وہ چند ہفتے روم میں قیام کریں گے۔ (اے ستار)

لنکا کے تاجروں کا دس نکاتی منصوبہ

کولمبو ۱۶ جولائی۔ یہاں لنکا کے تجارتی حلقوں نے ملک کی تجارت کو لنکا والوں کے قبضہ میں لانے کے لئے حکومت کو ایک دس نکاتی منصوبہ پیش کیا ہے۔ اس منصوبہ کا مقصد یہ ہے کہ لنکا کے تجارتی مفاد کی حفاظت کے لئے اس طرح کا قانون بنایا جائے کہ جولائی ۱۹۵۶ء سے لنکا میں کسی غیر ملکی کو تجارت کرنے کی اس وقت تک اجازت نہ ہو جب تک کہ اس میں ۵۱ فیصدی سرمایہ اور ۷۵ فیصدی عملہ لنکا کا نہ ہو۔

یہ تجویز بھی کی گئی ہے کہ محکمہ تجارت کے ڈائریکٹر درآمدی تاجروں اور تقسیم کنندگان کے کھاتے قائم کریں۔ جن کے دو حصے ہوں ایک ان کے لئے جو لنکا کے باشندے ہیں۔ اور ایک غیر ملکیوں کے لئے۔ (اے ستار)

تیر اندازی کی مشق میں بندروں کو نشانہ بنایا گیا

بنگ کاک ۱۶ جولائی۔ یہاں حکام کی اس حرکت پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ انہوں نے اس کی اجازت دے رکھی ہے کہ مفتی کے میلہ میں جو دو مہینوں سے لگا ہوا ہے تیر اندازی کے مقابلوں میں زندہ بندروں کو نشانہ کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے

بندروں کو کھمبوں سے باندھ دیا جاتا ہے اور مقابلہ کرنے والوں کو دعوت دی جاتی ہے کہ ان کے سروں اور چہروں پر تیر ماریں حال میں میلہ کے تماشائیوں نے دیکھا ہے کہ صرف چار بندر بندھے ہوئے تھے اور باقی کھمبے خالی پڑے تھے۔ یعنی بندروں کی کافی تعداد مار دی گئی ہے

(اے ستار)

بلہ سے اقوام متحدہ کی مبصر کی روانگی

عمان ۱۶ جولائی۔ فرانس کے کمانڈنٹ آبزرور جو شامی اسرائیلی سرحد پر بلہ کے علاقہ میں اقوام متحدہ کے فلسطینی مبصر کی حیثیت سے کام کر رہے تھے اور جو اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں ہوائی جہاز سے یہاں پہنچ گئے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ کمانڈنٹ اپنے عہدہ سے اس لئے سبکدوش ہو گئے ہیں۔ کہ انہوں نے یہ محسوس کیا کہ بین الاقوامی مبصرین پر یہودی اس قدر دباؤ ڈال رہے تھے کہ ان کے لئے کام جاری رکھنا ناممکن تھا۔ یہ بھی بتایا گیا کہ ان عرب دیہاتیوں کی اپنے گھروں کو واپسی کے متعلق جو بلہ کے علاقہ میں رہتے تھے فلسطین میں اقوام متحدہ کے مبصر اعلیٰ جنرل ولیم ریلے سے ان کا اختلاف بھی ہو گیا ہے۔ یہاں سے فرانس روانہ ہونے سے پیشتر کمانڈنٹ آبزرور کے ہیڈ کوارٹر کو دفتر بھی گئے (اے ستار)